یومِ نکبہ - ۱۹۴۸ء میں فلسطین کا المیہ

محمد حدید ○

ہر سال ۱۵ مئی کو فلسطینی دُنیا بھر میں 'یومِ نکبہ' یا بڑی 'تباہی کا دن' مناتے اور ۱۹۴۸ء میں اس روز فلسطین میں بڑے پیمانے پر نسلی تطہیر اور ظلم و ستم کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

برطانوی حکومت کی اسرائیل کے قیام کے لیے حمایت حاصل کرنے کے بعد ۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کو فلسطین میں جیسے ہی برطانوی انتداب (mandate) ختم ہوا، صہیونی قوتوں نے اسرائیل کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے پہلی عرب اسرائیل جنگ کا آغاز کر دیا۔ صہیونی فوج نے کم از کم ۷ لاکھ ۵۰ ہزار فلسطینیوں کو ان کے گھروں اور زمینوں سے بے دخل کر کے فلسطین کے ۷۸ فی صد رقبے پر قبضہ کرلیا۔ فلسطین کا باقی ماندہ ۲۲ فی صد رقبہ آج مقبوضہ مغربی کنارہ اور محصور غزہ کی پٹی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ جنگ جنوری ۱۹۴۹ء تک جاری رہی اور پھر مصر، لبنان، اُردن اور شام کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہوا۔ ۱۹۴۹ء کی جنگ بندی لائن کو گرین لائن بھی کہا جاتا ہے، اور عام طور پر اسے اسرائیل اور مغربی کنارے کے درمیان حد بندی بھی قرار دیا جاتا ہے۔ گرین لائن کو ۱۹۶۷ء سے قبل کی سرحد بھی کہا جاتا ہے جب ۱۹۶۷ء کی جنگ میں اسرائیل نے باقی ماندہ فلسطین پر قبضہ کرلیا تھا۔

اسرائیل کا فلسطین پر فوجی قبضہ عشروں پر محیط مرکزی تنازع ہے جو فلسطینیوں کی زندگی کو مسلسل اور بُری طرح متاثر کر رہا ہے۔

اسرائیل نے ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۹ء کے درمیان فلسطین کی نقشہ کشی کے لیے صہیونی فوجیوں کے ذریعے فلسطین کے بڑے شہروں پر حملہ کیا اور ۵۳۰ دیہات کو تباہ کر دیا۔ بڑے پیمانے پر قتل عام

○ تجزیہ نگار، عمان، اُردن۔ ترجمہ: امجد عباسی

اور سفاکیت کے نتیجے میں ۱۵ ہزار فلسطینی مارے گئے۔ ۹/اپریل ۱۹۴۸ء کو صہیونی فوجیوں نے دیر یاسین گاؤں میں جو یروشلم کے مغربی دیہاتی علاقے میں واقع ہے، جنگ کے دوران بدنامِ زمانہ قتل عام کیا۔ اسرائیلی ریاست کے قیام سے قبل کی Irgun اور Stern صہیونی ملایشیا کے ہاتھوں ۱۱۰ سے زیادہ مرد و خواتین اور بچے مارے گئے۔ فلسطینی محقق سلمان ابوستہ نے اپنی کتاب: *The Atlas of Palestine* میں ان ۵۳۰ دیہات پر جو تباہی و بربادی گزری، اس کا مفصل تذکرہ اعداد وشمار کے ساتھ کیا ہے۔ نیز مختلف چارٹوں اور گراف کی مدد سے بھی اس کی وضاحت کی ہے۔

فلسطینی پناہ گزین کہاں ہیں؟

۶۰ لاکھ رجسٹرڈ فلسطینی پناہ گزین ۵۸ کیمپوں میں رہتے ہیں جو پورے فلسطین اور ہمسایہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کی فلسطینی مہاجرین کی فلاح و بہبود کے لیے ایجنسی (UNRWA) مشرق قریب میں مہاجرین کو بنیادی ضروریاتِ زندگی اور صحت کی سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ سیکڑوں اسکولوں کو چلانے میں معاونت کر رہی ہے۔ اس وقت اُردن میں ۲ لاکھ ۳۰ ہزار فلسطینی مہاجرین ہیں، جب کہ ایک لاکھ ۵۰ ہزار فلسطینی مہاجرین غزہ میں، ۸ لاکھ ۷۰ ہزار فلسطینی مہاجرین مقبوضہ مغربی کنارہ میں، ۵ لاکھ ۷۰ ہزار فلسطینی مہاجرین شام میں اور ۴ لاکھ ۸۰ ہزار فلسطینی مہاجرین لبنان میں ہیں۔ ان میں بڑے فلسطینی مہاجر کیمپ بقع، اُردن، جبلیا، غزہ، جنین، مقبوضہ مغربی کنارہ، یرموک، شام اور ال ہلوان، لبنان میں ہیں۔

غزہ کے ۷۰ فی صد سے زیادہ رہایشی مہاجرین ہیں۔ تقریباً ایک لاکھ ۵۰ ہزار فلسطینی مہاجرین غزہ کی پٹی میں قائم آٹھ مہاجر کیمپوں میں رہتے ہیں۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق مہاجرین اپنے گھروں اور زمینوں پر واپس آباد ہونے کا حق رکھتے ہیں، جہاں سے انھیں نکالا گیا تھا۔ بہت سے فلسطینی آج بھی فلسطین واپسی کی اُمید کے ساتھ جی رہے ہیں۔

فلسطینی مہاجرین کی حالتِ زار کے پیش نظر یہ دُنیا کا طویل ترین ناقابلِ حل مہاجرین کا مسئلہ ہے۔ فلسطینیوں پر اسرائیل کے فوجی کنٹرول کی وجہ سے ان کی زندگی کا ہر پہلو متاثر ہے، خواہ وہ سہولیات کا حصول ہو یا سفر کرنا ہو، شادی کرنا ہو یا کہیں رہنا ہو۔ معروف بین الاقوامی این جی او ہیومن رائٹس واچ (HRW) کا کہنا ہے کہ ''اسرائیل فلسطینیوں کے خلاف انسانیت کی توہین،

نسلی امتیاز اور ظلم وسفاکیت کے جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے''۔

'ہیومن رائٹس واچ' نے اسرائیل کی زیادتیوں کے ثبوت فراہم کیے ہیں، جن مظالم میں بڑے پیمانے پر فلسطینیوں کی جائیدادوں اور زمینوں پر زبردستی قبضہ کرنا، لاقانونی قتل و غارت گری، زبردستی علاقے سے بے دخلی، نقل وحمل پر شدید پابندیاں، نظربندی اور قید وبند اور فلسطینیوں کو شہریت کے حق سے محروم رکھنا شامل ہیں۔

ہر سال اسرائیل فلسطینیوں کے سیکڑوں گھر تباہ کر دیتا ہے۔ مصدقہ اعداد وشمار کے مطابق ۲۰۰۹ء اور ۲۰۲۲ء کے درمیان کم از کم ۸ ہزار ۴ سو ۱۳ فلسطینیوں کے مکانات اسرائیلی فوج نے گرا دیئے اور اس کے نتیجے میں ۱۲ ہزار ۴ سو ۹۱ افراد بے گھر ہوگئے۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق لوگوں کو زبردستی ان کے گھروں سے بے دخل کرنا قانون کی خلاف ورزی ہے۔ ان مکانات میں سے بیش تر (۷۹ فی صد) مقبوضہ مغربی کنارے کے Area C میں واقع ہیں، جو اسرائیل کے زیر انتظام ہے۔ ان میں سے ۲۰ فی صد مکانات مقبوضہ مشرقی یروشلم میں ہیں۔

اسرائیل نے ۴ ہزار ۴ سو ۵۰ فلسطینیوں کو قید کر رکھا ہے جن میں ۱۶۰ بچے اور ۳۲ خواتین شامل ہیں اور ۵۳۰ افراد کو قانونی خلاف ورزیوں کی بنیاد پر قید کیا ہوا ہے۔ ہر سال ۱۷/اپریل کو 'فلسطینی یوم قید' منایا جاتا ہے تاکہ اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینیوں پر ظلم وستم کو نمایاں اور فلسطین کی آزادی اور اسرائیلی قبضے کے خاتمے کے لیے ان کی جدوجہد کو اُجاگر کیا جاسکے۔

فلسطین کی سرزمین پر اسرائیلی بستیاں مضبوط حصاروں کے ساتھ غیرقانونی طور پر تعمیر کی جارہی ہیں۔ تقریباً ۷ لاکھ ۵۰ ہزار اسرائیلی آبادکار تقریباً ۲۵۰ غیرقانونی بستیوں میں مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ مشرقی یروشلم میں رہتے ہیں۔ اسرائیلی بستیاں بین الاقوامی قانون کے مطابق غیرقانونی ہیں۔ اسرائیلی آبادکار فلسطینیوں پر اکثر حملہ آور ہوکر ان کے مکانات اور جائیدادوں پر قبضہ کرلیتے ہیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ مشرقی یروشلم میں تقریباً تین لاکھ فلسطینی یہ عذاب سہہ رہے ہیں۔

اسرائیلی حکومت اسرائیلی یہودیوں کے رہنے کے لیے ان بستیوں کی تعمیر کے لیے بڑے پیمانے پر فنڈ فراہم کرتی ہے اور انھیں رہنے کے لیے مختلف سہولتوں کی پیش کش کے ساتھ ساتھ سستے گھر بھی فراہم کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ مشرقی یروشلم میں

اسرائیلی آبادکاروں کی آبادی اسرائیل کی آبادی کے مقابلے میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

غزہ کی پٹی ۲۰۰۷ء سے اسرائیل کی زمینی اور فضائی ناکہ بندی سے دوچار ہے۔ ۲۰۰۸ء سے اسرائیل فلسطینی علاقے پر چار جنگیں مسلط کر چکا ہے۔ اسرائیل اور مصر کی سرحدوں کے درمیان بحیرہ روم کے ساحل پر واقع غزہ کی پٹی ۳۶۵ مربع کلومیٹر (۱۴۱ مربع میل) پر مشتمل ہے، جو کیپ ٹاؤن، ڈیٹریٹ یا لکھنؤ کے برابر ہے۔ یہ دُنیا میں سب سے زیادہ گنجان آباد علاقہ ہے اور اسرائیل کے مسلسل قبضے کی وجہ سے اسے 'دُنیا کی سب سے بڑی جیل' بھی کہا جاتا ہے۔ اسرائیل کی غزہ پر حالیہ بمباری میں جو ۱۰ سے ۲۱ مئی ۲۰۲۱ء تک جاری رہی۔ اقوام متحدہ کے مطابق اس میں اسرائیلی فوج نے ۲۶۱ /افراد کو ہلاک کیا جن میں ۶۷ بچے بھی شامل ہیں اور ۲ہزار ۲ سو سے زائد افراد کو زخمی کیا۔ فلسطینیوں کے لیے 'نکبہ' محض ایک تاریخی واقعہ نہیں ہے۔ یہ ایک مسلسل جاری عمل ہے جس کے نتیجے میں انھیں گھر سے بے گھر اور زمینوں سے بے آباد کیا جارہا ہے اور یہ عمل کبھی نہیں رُکتا۔ (الجزیرہ، ۱۵ مئی ۲۰۲۲ء)